بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عذابِ قبر کہاں ہوتا ہے

(قسطِ اوّل، قسطِ دوم اور قسطِ سوم)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

جماعت المسلمین کی دعوت

ہمارا حاکم	صرف ایک	یعنی	اللہ تبارک وتعالیٰ	.. اللہ کے سوا کوئی نہیں
ہمارا امام	صرف ایک	یعنی	محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	.. فرقہ وارانہ امام نہیں
ہمارا دین	صرف ایک	یعنی	اللہ کا پسند کردہ دین اسلام	.. فرقہ وارانہ مذہب نہیں
ہمارا نام	صرف ایک	یعنی	اللہ کا رکھا ہوا نام مسلم	.. فرقہ وارانہ نام نہیں
بنیادِ محبت	صرف ایک	یعنی	اللہ تعالیٰ سے تعلق	.. دُنیوی تعلقات نہیں
وجہِ افتخار	صرف ایک	یعنی	ایمان باللہ العظیم	.. وطن اور زبان نہیں

اگر آپ اس دعوت سے متفق ہیں تو ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں۔
تعارفی پمفلٹ مفت طلب فرمائیں۔

جماعتُ المسلمین

جماعتُ المسلمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سلسلہ اشاعت ۱۱۱ — شعبان ۱۴۱۱ھ

عذاب قبر کہاں ہوتا ہے؟

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:-

اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِیْ	جب بندہ اپنی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے
قَبْرِہٖ وَتَوَلّٰی عَنْہُ اَصْحَابُہٗ وَ	اور اس کے اصحاب واپس ہوتے ہیں تو
اِنَّہٗ لَیَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِھِمْ	ابھی وہ ان کی جوتیوں کی آواز سنتا ہوتا
اَتَاہُ مَلَکَانِ فَیُقْعِدَانِہٖ	ہے کہ دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں
فَیَقُوْلَانِ مَا کُنْتَ تَقُوْلُ	اور اُسے بٹھلاتے ہیں۔ پھر وہ اس سے
فِیْ ھٰذَا الرَّجُلِ لِمُحَمَّدٍ صَلَّی	پوچھتے ہیں تو ان صاحب کے یعنی محمد
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَمَّا	صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کیا کہا کرتا
الْمُؤْمِنُ فَیَقُوْلُ اَشْھَدُ اَنَّہٗ	تھا۔ اگر وہ بندہ مؤمن ہوتا ہے
عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ فَیُقَالُ	تو کہتا ہے: میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ
لَہٗ اُنْظُرْ اِلٰی مَقْعَدِكَ مِنَ	اللہ کے بندے اور اس کے رسول
النَّارِ قَدْ اَبْدَلَكَ اللّٰہُ بِہٖ	ہیں۔ پھر اس سے کہا جاتا ہے: دوزخ
مَقْعَدًا مِّنَ الْجَنَّۃِ فَیَرَاھُمَا	میں اپنے مقام کو دیکھ، اللہ نے
جَمِیْعًا وَاَمَّا الْمُنَافِقُ وَ	اس کے بدلہ میں تجھے جنت میں ایک
الْکَافِرُ فَیُقَالُ لَہٗ مَا کُنْتَ	مقام عطا فرمایا ہے۔ وہ دونوں
تَقُوْلُ فِیْ ھٰذَا الرَّجُلِ فَیَقُوْلُ	مقاموں کو ایک ساتھ دیکھتا ہے۔ رہا منافق
لَا اَدْرِیْ کُنْتُ اَقُوْلُ مَا یَقُوْلُ	اور کافر تو اس سے بھی پوچھا جاتا ہے

النَّاسُ فَيُقَالُ لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ وَيُضْرَبُ بِمَطَارِقَ مِنْ حَدِيْدٍ ضَرْبَةً فَيَصِيْحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيْهِ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ (صحیح بخاری کتاب الجنائز باب ما جاء فی عذاب القبر)۔

کر تو ان کے متعلق کیا کہتا تھا۔ وہ جواب دیتا ہے میں کچھ نہیں جانتا جو کچھ لوگ کہتے تھے میں بھی وہ کہا کرتا تھا۔ پھر اس سے کہا جاتا ہے: نہ تو نے جانا اور نہ تو نے پڑھا۔ پھر اُسے لوہے کے ہتھوڑوں سے مارا جاتا ہے تو وہ ایک چیخ نکالتا ہے جس کو جن و انس کے سوا تمام مخلوق جو قریب ہوتی ہے سنتی ہے۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ مردے کو اسی جگہ عذاب ہوتا ہے

(۱) جہاں اُسے رکھا جاتا ہے اور

(۲) جہاں اُس کے ساتھی اسے چھوڑ کر چلے جاتے ہیں۔

اور کیونکہ (۱) مردے کو ارضی قبر میں رکھا جاتا ہے اور کیونکہ (۲) ارضی قبر ہی میں اُسے چھوڑ کر اس کے ساتھی واپس جاتے ہیں

لہٰذا ثابت ہوا کہ ارضی قبر ہی میں عذاب ہوتا ہے، کسی دوسری قبر میں عذاب نہیں ہوتا۔

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

فَلَوْلَا اَنْ لَا تَدَافَنُوْا لَدَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّسْمِعَكُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ الَّذِيْ اَسْمَعُ مِنْهُ (صحیح مسلم کتاب الجنۃ و صفۃ نعیمہا و اھلہا باب عرض مقعد المیت او النار علیہ و اثبات عذاب القبر جزء ۲ صفحہ ۵۲۴)

اگر یہ (اندیشہ) نہ ہوتا کہ تم (مردوں کو) دفن نہیں کرو گے تو میں اللہ سے دعا کرتا کہ عذاب قبر جو میں سنتا ہوں اُس میں سے کچھ تمہیں بھی سنا دے۔

صحابۂ کرام ارضی قبر ہی میں دفن کرتے تھے اور جب وہ ارضی قبر میں ہونے والے عذاب کی آواز ارضی قبر سے آتی ہوئی سن لیتے تو عذاب قبر کے خطرہ سے بچنے کے لئے وہ ارضی قبر میں دفن ہی نہ کرتے ۔ اگر صحابۂ کرام کا یہ عقیدہ ہوتا کہ ارضی قبر میں عذاب نہیں ہوتا بلکہ کسی اور قبر میں ہوتا ہے تو وہ ارضی قبر میں دفن کرنا کیوں چھوڑ دیتے ۔ ارضی قبر میں دفن کرنے سے پھر انہیں کونسا امر مانع تھا۔ ظاہر ہے کہ کوئی امر مانع نہیں تھا، وہ عذاب قبر سننے کے بعد بھی ارضی قبر میں بغیر کھٹکے دفن کرتے رہتے ۔ ایسی صورت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے ارضی قبر میں دفن نہ کرنے کا اندیشہ ہی نہ ہوتا ۔

اگر صحابۂ کرام کا یہ عقیدہ صحیح نہیں ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو قبر کا عذاب سنانے کی دعاء کر دیتے اور انہیں سمجھا دیتے کہ وہ ارضی قبر میں دفن کرنا نہ چھوڑیں اس لئے کہ ارضی میں تو عذاب ہوتا ہی نہیں ، وہ تو کسی اور قبر میں ہوتا ہے لیکن ساری زندگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی اور قبر کا ذکر ہی نہیں کیا اور ذکر تو کجا اشارہ تک نہیں کیا تو پھر یہ کس قدر فرضی عقیدہ ہے کہ کسی فرضی قبر میں عذاب ہوتا ہے ۔ فرضی قبر کا دعویٰ کرنے والے کوئی ایک آیت یا ایک حدیث ہی اس سلسلہ میں پیش کریں ۔ لیکن پیش کہاں سے کریں، اس مضمون کی کوئی آیت یا حدیث ہو تو پیش کریں ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام کے عقیدہ کی تردید نہیں فرمائی ، ان کی غلط فہمی دور نہیں کی تو پھر ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی یہی عقیدہ تھا کہ ارضی قبر میں عذاب ہوتا ہے تو اب سوچنا چاہیئے کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عقیدے کے مطابق عقیدہ رکھتا ہے وہ کافر یا مشرک کیسے ہوگا ۔؟

(٣) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

إِذَا قُبِرَ الْمَيِّتُ أَوْ قَالَ أَحَدُكُمْ أَتَاهُ مَلَكَانِ أَسْوَدَانِ أَزْرَقَانِ يُقَالُ لِأَحَدِهِمَا الْمُنْكَرُ وَلِلْآخَرِ النَّكِيرُ فَيَقُولَانِ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ فَيَقُولُ مَا كَانَ يَقُولُ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَيَقُولَانِ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُولُ هٰذَا ثُمَّ يُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ سَبْعُونَ ذِرَاعًا فِي سَبْعِينَ ثُمَّ يُنَوَّرُ لَهُ فِيهِ ثُمَّ يُقَالُ لَهُ نَمْ فَيَقُولُ أَرْجِعُ إِلَى أَهْلِي فَأُخْبِرُهُمْ فَيَقُولَانِ نَمْ كَنَوْمَةِ الْعَرُوسِ الَّذِي لَا يُوقِظُهُ إِلَّا أَحَبُّ أَهْلِهِ إِلَيْهِ حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذٰلِكَ وَإِنْ كَانَ مُنَافِقًا قَالَ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ فَقُلْتُ مِثْلَهُ لَا أَدْرِي

جب میّت کو یا تم میں سے کسی کو دفن کیا جاتا ہے تو سیاہ فام، نیلی آنکھوں والے دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں۔ ان میں سے ایک کو منکر اور دوسرے کو نکیر کہا جاتا ہے۔ وہ کہتے ہیں :- اِن صاحب کے متعلق تو کیا کہتا تھا؟ تو جو کچھ وہ کہا کرتا تھا وہی کہے گا۔ وہ کہے گا: یہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی اِلٰہ نہیں اور محمد اس کے بندے اور اسکے رسول ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم)۔ یہ سن کر وہ فرشتے کہتے ہیں ہمیں معلوم تھا کہ تو یہ کہا کرتا تھا۔ پھر اس کی قبر میں اس کے لئے ستّر ستّر ہاتھ کی کشادگی کر دی جاتی ہے، پھر اس میں اس کے لئے روشنی کر دی جاتی ہے، پھر اس سے کہا جاتا ہے: سو جا۔ وہ کہتا ہے میں اپنے اہل و عیال کے پاس جاتا ہوں اور انہیں (یہ) خبر بتاؤں گا۔ فرشتے کہتے ہیں: دولہا کی طرح سو جا

فَيَقُوْلَانِ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْلُ ذٰلِكَ فَيُقَالُ لِلْاَرْضِ الْتَائِمِيْ عَلَيْهِ فَتَلْتَئِمُ عَلَيْهِ فَتَخْتَلِفُ اَضْلَاعُهٗ فَلَا يَزَالُ فِيْهَا مُعَذَّبًا حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَضْجَعِهٖ ذٰلِكَ (رواہ الترمذی فی ابواب الجنائز باب ماجاء فی عذاب القبر جزء اوّل صـ۲۲ وسندہٗ صحیح علی شرط مسلم)

جسے کوئی نہیں جگاتا مگر وہ جو اُس کے اہل (خاندان) میں سب سے زیادہ اس کو محبوب ہوتا ہے۔ (وہ اسی طرح آرام سے سوتا رہے گا) یہاں تک کہ اللہ (تعالیٰ) اس کو اُس کی اسی خوابگاہ سے اٹھا کھڑا کرے گا۔ اگر (مرنے والا) منافق ہوتا ہے تو وہ جواب دیتا ہے، میں نے جو کچھ لوگوں کو کہتے سنا میں بھی وہی کہنے لگا، (اس سے زیادہ) مجھے کچھ نہیں معلوم۔ فرشتے کہتے ہیں: ہمیں معلوم تھا کہ تو اسی طرح کہا کرتا تھا۔ پھر زمین سے کہا جاتا ہے: اس کے اوپر مل جا۔ زمین اس کے اوپر مل جاتی ہے (یعنی اس کو بھینچتی ہے)۔ اس کی پسلیاں اِدھر کی اُدھر ہو جاتی ہیں۔ پھر وہ اس میں (اسی طرح) عذاب دیا جاتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ (تعالیٰ) اس کو اُس کی خوابگاہ سے زندہ کر کے اٹھائیگا۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ مُردے کو اس جگہ عذاب دیا جاتا ہے جس جگہ سے وہ قیامت کے دن اٹھایا جائے گا اور یہ سب مانتے ہیں کہ قیامت کے دن ارضی قبر سے اٹھایا جائے گا لہذا دلیل قاطع سے یہ چیز ثابت ہو گئی کہ مُردے

کو ارضی قبر ہی میں عذاب ہوتا ہے۔

جو شخص ان احادیث کے مطابق عقیدہ رکھتا ہے وہ مؤمن ہے اور جو شخص ان احادیث کے مطابق عقیدہ نہیں رکھتا وہ مؤمن نہیں ہوسکتا اور یہ متفق علیہ مسئلہ ہے کہ حدیث کی مخالفت کفر ہے تو ہونا یہ چاہیئے تھا کہ حدیث کے مخالف عقیدہ رکھنے والے کو کافر کہا جاتا لیکن ہو یہ رہا ہے کہ جو شخص حدیث کے موافق عقیدہ رکھتا ہے وہ کافر ہے۔ کاش یہ لوگ غور کرتے۔

اعتراضات اپنا ایک خاص عقیدہ بنانے کے بعد لوگوں کا یہ عجیب رویہ ہوگیا ہے کہ جو حدیث ان کے عقیدہ کے خلاف ہوتی ہے اسے قرآن مجید کے خلاف کہہ کر اپنا پیچھا چھڑا لیتے ہیں۔ یہ اچھی روش نہیں ہے۔ کاش یہ لوگ غور کرتے کہ وہ کہاں جا رہے ہیں۔

یہ حدیث قرآن مجید کی کسی آیت کے خلاف نہیں ہے۔ اگر کوئی ایسی آیت ہے تو ایسے لوگوں سے ہماری گذارش ہے کہ وہ اُس آیت کو پیش کریں جس کا یہ مضمون ہو کہ ارضی قبر میں عذاب نہیں ہوتا۔ ہمیں یقین ہے کہ وہ ایسی آیت پیش نہیں کرسکیں گے تو ہم ان سے گذارش کریں گے کہ وہ حدیث کو قرآن مجید کے خلاف کہہ کر ضد نہ کریں بلکہ حدیث کے مطابق اپنے عقیدہ کو استوار کرلیں۔

ایک ایسے صاحب سے ہماری گفتگو ہوئی، ہم نے حدیث پیش کی، انہوں نے فوراً کہہ دیا کہ یہ حدیث قرآن مجید کے خلاف ہے۔ ہم نے کہا وہ آیت پڑھیں جس میں یہ ہو کہ عذاب ارضی قبر میں نہیں ہوتا لیکن باوجود اصرار کے وہ ایسی آیت نہ بتاسکے تو پھر یہ کہنا کہ حدیث قرآن مجید کے خلاف ہے صحیح نہیں۔

قرآن مجید کی کسی آیت کے مضمون کو توڑ مروڑ کر اپنے عقیدہ کے مطابق کر لینا اور پھر حدیث کو اس خود ساختہ مفہوم کے خلاف قرار دے کر قرآن مجید کے خلاف کہنا یہ صحیح نہیں، زیادتی ہے۔ حدیث بیشک آیت کے خود ساختہ مضمون کے خلاف ہو سکتی ہے لیکن قرآن مجید کے اصل مفہوم کے خلاف نہیں ہوتی۔ کاش یہ لوگ اپنے روّیہ پر غور کریں۔ ہونا تو یہ چاہیئے کہ آیت کا معنٰی حدیث کی روشنی میں کیا جائے اس لئے کہ معلّم کتاب و حکمت سے بہتر اور کس کے معنٰی ہو سکتے ہیں۔ قرآن مجید کے جو معنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائے ہیں وہی صحیح ہیں باقی سب غلط۔

بالفرض محال اگر یہ مان لیا جائے کہ حدیث قرآن مجید کے خلاف ہے تب بھی صحیح حدیث کو مسترد نہیں کیا جا سکتا۔ تطبیق کی کوئی صورت تلاش کی جائے گی لیکن اُسے مسترد نہیں کیا جائے گا اس لئے کہ وہ ثابت شدہ ہے اور ثابت شدہ چیز کو مسترد نہیں کیا جا سکتا۔ ثابت شدہ چیز کو مسترد کرنا انصاف کے خلاف ہے۔

اس سلسلہ میں ہم قرآن مجید سے ایک مثال دیتے ہیں۔

اگر کوئی مرد مر جائے اور وہ کلالہ ہو تو اگر اس کی بہن ہو تو اس بہن کو ورثہ کا نصف ملے گا، اسی طرح اگر عورت مر جائے اور وہ کلالہ ہو تو اگر اس کا بھائی ہو تو بھائی کو پورا ورثہ مل جائے گا۔ اگر دو بہنیں ہوں تو ان کو میراث کا دو تہائی ملے گا اور اگر بہن بھائی دونوں ہوں تو ورثہ ان میں اس طرح تقسیم کر دیا جائے گا کہ بھائی کو بہن سے دوگنا ملے (النسآء ۱۷۷)

اب ذیل میں ہم وہ آیت لکھتے ہیں جو مندرجہ بالا آیت کے خلاف ہے۔

اگر کوئی مرد یا عورت مرجائے اور وہ کلالہ ہو اور اس کا ایک بھائی یا ایک بہن ہو تو ان میں سے ہر ایک کو چھٹا حصہ ملے گا اور اگر ایک سے زیادہ بھائی بہن ہوں تو وہ ورثہ کے تہائی میں شریک ہوں گے (النساء ۱۲)

غور کیجئے دوسری آیت پہلی آیت کے بالکل خلاف ہے تو کیا ہم کہہ سکتے ہیں کہ کیونکہ دوسری آیت پہلی آیت کے خلاف ہے لہٰذا یہ صحیح نہیں۔ کوئی نہیں کہتا اور نہ کسی نے آج تک کہا۔ تطبیق دیتے ہیں اور اس طرح تضاد کو دور کر لیتے ہیں۔ دوسری آیت کو غیر صحیح کیوں نہیں کہتے اس لئے کہ وہ بھی ثابت شدہ ہے اور ثابت شدہ چیز کو رد نہیں کیا جا سکتا۔ اسی طرح اگر کوئی ثابت شدہ حدیث بظاہر کسی آیت کے خلاف ہو تو اُسے بھی رد نہیں کیا جائے گا بلکہ تطبیق کی کوئی صورت نکالی جائے گی۔ ارضی قبر میں عذاب ثابت کرنے والی حدیث تو کسی آیت کے خلاف بھی نہیں پھر اسے کیوں قرآن مجید کے خلاف کہہ کر ٹالا جاتا ہے۔ کاش ارضی قبر میں عذاب کا انکار کرنے والے غور کریں۔

ہم نے اوپر متضاد آیتوں کا صرف ایک جوڑا پیش کیا ہے۔ اس قسم کے چالیس مزید جوڑے ہم قرآن مجید سے پیش کر سکتے ہیں جن میں ہر جوڑے کی ایک آیت دوسری آیت کے خلاف ہے لیکن کوئی بھی کسی آیت کو غیر صحیح نہیں کہتا بلکہ تطبیق کر کے تضاد کو دور کر لیتا ہے تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ صحیح حدیث اور ایسی آیت جو بظاہر حدیث کے خلاف ہو دونوں میں تطبیق نہ دی جائے۔ تطبیق دینا ضروری ہے اور تطبیق دے کر حدیث کو ماننا ضروری ہے۔

اشکالات | بعض لوگ ارضی قبر میں عذاب کے واقع ہونے کے سلسلہ میں اشکالات بھی پیش کرتے ہیں حالانکہ ثابت شدہ چیز پر اشکالات پیش نہیں کیے جا سکتے۔ اشکالات سے ثابت شدہ چیز کو مسترد نہیں کیا جا سکتا۔ مثلاً قرآن مجید میں ہے کہ یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سجدہ کیا (یوسف ـ ۱۰۰) اس واقعہ میں بھی اشکالات ہو سکتے ہیں مثلاً (۱) باپ کا بیٹے کو سجدہ کرنا نا قابل فہم ہے۔

(۲) دونوں کے متعلق شرک کی نسبت کی جا سکتی ہے۔

لیکن کوئی یہ اشکال پیش نہیں کرتا، کیوں صرف اس لئے کہ سجدہ کرنے کی خبر ثابت شدہ ہے۔ کسی نے سجدہ کے معنیٰ بدل کر اشکالات کو دور کرنے کی کوشش کی، کسی نے سجدہ کی دو قسمیں کر دیں: سجدۂ عبادت اور سجدۂ تعظیمی۔ یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق یہ کہا گیا کہ انہوں نے سجدۂ تعظیمی کیا تھا۔ اس پر اعتراض ہوا کہ سجدۂ تعظیمی بھی ممنوع ہے تو اس کے جواب میں کہا گیا کہ ان کی شریعت میں جائز تھا۔ لیکن باپ کا بیٹے کے سامنے سجدہ کرنے کے اعتراض کو پھر بھی دور نہ کر سکے۔ کچھ بھی ہوا لیکن آیت کا انکار نہیں کیا محض اس لئے کہ وہ ثابت شدہ چیز تھی اور ثابت شدہ چیز اشکالات سے رد نہیں کی جا سکتی۔

دوسری مثال | یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بھائیوں نے اپنے والد سے کہا کہ یوسف (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو بھیڑیا کھا گیا۔ یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہا: تم نے یہ بات اپنے دل سے بنا لی ہے (سورۂ یوسف ـ ۱۷ و ۱۸)

یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس خبر کی تصدیق نہیں کی بلکہ اُسے جھوٹی خبر قرار دیا لیکن پھر بھی انہوں نے یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تلاش کے لئے نہ کسی کو بھیجا اور نہ خود گئے۔ کیا کوئی باپ ایسا کر سکتا ہے کہ بچہ جنگل بیابان میں اکیلا ہو، رات کا وقت ہو اور وہ صبر کر کے بیٹھ جائے۔ امت میں سے بھی کسی نے نہیں کہا: ہم دیکھ کر لاتے ہیں۔ اشکال تو بہت زبردست ہے لیکن کیا کیا جائے کہ خبر ثابت شدہ ہے لہٰذا اس کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔

تیسری مثال حضرت خضر نے ایک معصوم بچے کو قتل کر دیا (کہف ۷۴) بتلایئے کون سا قانون معصوم بچے کو قتل کرنے کی اجازت دیتا ہے لیکن واقعہ کا انکار بھی نہیں کیا جا سکتا اس لئے کہ واقعہ ثابت شدہ ہے۔

اس قسم کی متعدد مثالیں قرآن مجید سے پیش کی جا سکتی ہیں تو کیا کسی اشکال کی وجہ سے قرآن مجید کی کسی آیت پر شبہ کیا جا سکتا ہے۔ ہرگز نہیں، محض اس لئے کہ قرآن مجید کی تمام آیات ثابت شدہ ہیں، بالکل اسی طرح اگر حدیث ثابت شدہ ہوگی تو اس پر بھی شبہ نہیں کیا جائے گا، اشکالات کو مسترد کر دیا جائے گا۔

ارضی قبر کے عذاب کے سلسلہ میں جو احادیث پیش کی گئی ہیں ان پر جو اشکالات پیش کئے جاتے ہیں وہ بچکانہ ہیں اور ان کا جواب بھی دیا جا چکا ہے۔ ہم تو ان اشکالات کو اہم نہیں سمجھتے کہ ان کا جواب دیں اس لئے ارضی قبر کے عذاب کی احادیث ثابت شدہ ہیں لہٰذا اشکالات اہم ہوں یا غیر اہم سب مسترد ہیں۔

نصیحت و خیر خواہی | ارضی قبر میں عذاب کا انکار کرنے والوں کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اپنے عقیدہ پر نظر ثانی کریں۔ اپنی آخرت کو نہ بگاڑیں اور بلاوجہ، بغیر دلیل ایک فرضی عقیدہ کی بنیاد پر بزرگانِ دین، ائمہ اور محدثین اور جملہ مسلمین پر کفر یا شرک کا فتویٰ نہ لگائیں اور جماعت المسلمین کے جھنڈے کے نیچے آجائیں جہاں عقیدہ کی بنیاد صرف قرآن مجید اور ثابت شدہ حدیث پر ہوتی ہے۔ کسی فرضی چیز کی بنیاد پر نہ کوئی عقیدہ ہوتا ہے اور نہ عمل۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سلسلہ اشاعت ۱۱۷

عذابِ قبر کہاں ہوتا ہے؟

مندرجہ بالا عنوان پر ایک پمفلٹ پہلے شائع ہو چکا ہے۔ قارئینِ کرام سوچتے ہوں گے کہ اس عنوان پر آخر قلم اٹھانے کی کیا ضرورت تھی۔ "عذابِ قبر" کا مرکب اضافی خود بتا رہا ہے کہ عذابِ قبر کہاں ہوتا ہے۔ جو چیز عنوان ہی سے واضح ہو رہی ہو اس کے لئے نہ کسی مضمون کی ضرورت ہے اور نہ کسی تشریح کی۔ "عذابِ قبر" اگر قبر میں نہیں ہوگا تو اور کہاں ہوگا۔ لیکن قارئین کرام کیا کہا جائے۔ کچھ لوگ ہمیشہ ایسے عجوبۂ روزگار ہوتے ہیں کہ ان سے وقتاً فوقتاً عجوبۂ روزگار چیزوں کا ظہور ہوتا رہتا ہے۔ ایک زمانہ میں لیاقت آباد ۲ کا بس اسٹاپ ناظم آباد میں تھا (اور شاید اب بھی ہو)۔ پوچھنے والا پوچھ سکتا ہے کہ لیاقت آباد کا بس اسٹاپ لیاقت آباد ہی میں ہونا چاہیئے ناظم آباد میں کیسے ہو سکتا ہے۔ ممکن ہے حیرت زدہ سائل کو یہ کہہ کر خاموش کر دیا جائے کہ یہ لیاقت آباد دوسرا ہے جس کا بس اسٹاپ ناظم آباد میں ہے۔ سائل کو مزید حیرت ہوگی کہ لیاقت آباد تو ایک ہی ہے، دوسرا لیاقت آباد کہاں سے آگیا۔ اس کا تو کہیں وجود ہی نہیں۔ نہ دیکھا نہ سنا۔ جواب ملتا

ہے کہ یہ لیاقت آباد پوشیدہ ہے۔ برزخ یعنی پردہ کے پیچھے ہے۔ دکھائی نہیں دے سکتا۔ اسی طرح عذابِ قبر کے سلسلہ میں کہا جاتا ہے کہ "عذابِ قبر" کے مرکب میں جس قبر کا ذکر ہے وہ برزخ میں ہے۔ سوال ہوتا ہے کہ آخر اس برزخی قبر کا کچھ ذکر کہیں قرآن مجید یا حدیث مبارک میں ہے۔ جو قبر نہ ہمیں دکھائی دیتی ہے، نہ اللہ ذوالجلال والاکرام نے قرآن مجید میں کہیں اس کا ذکر کیا اور نہ مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ اقدس پر کبھی اس کا ذکر آیا آخر ایسی قبر کو ہم کیسے مان لیں اور دکھائی دینے والی حقیقی قبر کو نظر انداز کر کے ایک فرضی قبر کو تسلیم کر لیں۔

گذشتہ قسط میں ہم احادیث سے ثابت کر چکے ہیں کہ عذابِ قبر اسی دکھائی دینے والی ارضی قبر میں ہوتا ہے لیکن مخالفین حدیث کو مانتے ہی کب ہیں۔ وہ کھلم کھلا حدیث کا انکار تو نہیں کرتے لیکن ہاں کسی نہ کسی حیلے اور بہانے سے حدیث کا انکار کر دیتے ہیں۔ ہماری بیان کردہ احادیث کے متعلق بھی ان کا یہی رویہ ہے۔ کہتے ہیں یہ احادیث قرآن مجید کے خلاف ہیں لیکن وہ کوئی ایسی آیت پیش نہیں کرتے جو ان احادیث کے خلاف ہو اور جو آیت وہ پیش کرتے ہیں اس میں برزخی قبر کا ذکر نہیں۔ جو آیت وہ پیش کرتے ہیں وہ درجِ ذیل ہے:-

وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ○	اُن کے آگے اُس دن تک جس دن وہ لوگ (دوبارہ زندہ کر کے) اٹھائے جائیں گے پردہ ہے۔
(المؤمنون ــ ۱۰۰)	

مندرجہ بالا آیت بے محل پیش کی جاتی ہے۔ اس آیت میں قبر کا لفظ تک نہیں پھر یہ آیت برزخی قبر کی دلیل کیسے بن گئی۔ بات یہ ہے کہ برزخی قبر بھی فرضی اور دلیل بھی فرضی۔ مندرجہ بالا آیت کا مطلب بالکل صاف ہے اور وہ یہ کہ مرنے کے بعد قیامت تک کی زندگی انسانوں سے پوشیدہ رہتی ہے گویا وہ زندگی برزخ یعنی پردہ کے پیچھے ہے۔ انسان پردہ کے پیچھے کے حالات

سے واقف نہیں ہوسکتے۔ فرضی قبر والے پوچھتے ہیں کہ اگر ارضی قبر میں عذاب ہوتا ہے تو دکھائی کیوں نہیں دیتا؟ قبر کو کھود کر دیکھو تو عذاب جیسی کوئی چیز نظر نہیں آتی۔ ہم کہتے ہیں یہی تو برزخ ہے، یہی تو پردہ ہے جو ہمیں ارضی قبر کے عذاب کو دیکھنے سے مانع ہے۔ اگر یہ برزخ (یعنی پردہ) نہ ہوتا تو ہمیں ارضی قبر کا عذاب نظر آجاتا۔ الغرض ارضی قبر میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ پردہ کے پیچھے ہو رہا ہے۔ ہمیں نہ پردہ نظر آتا ہے اور نہ پردے کے پیچھے ہونے والے عذابات نظر آتے ہیں۔ اگر قبر کا عذاب نظر آجاتا تو پھر برزخ کہاں رہتا۔ مزید برآں ضروری نہیں کہ جو چیز نظر نہ آئے اس کا وجود نہ ہو۔ بہت سی چیزیں ہیں جو نظر نہیں آتیں لیکن ان کے وجود پر ہمارا بڑا پختہ ایمان ہے مثلاً فرشتے، شیاطین وغیرہ۔ کافر کی جان نکالتے وقت فرشتے اسے مارتے ہیں لیکن نہ فرشتے نظر آتے ہیں اور نہ ان کا مارنا نظر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ○

(الانفال ۔ ۵۰)

اور (اے رسول) اگر آپ (اُس وقت کی کیفیت کو) دیکھیں جس وقت فرشتے کافروں کی روح قبض کرتے ہیں (تو آپ دیکھیں گے کہ) فرشتے ان کے چہروں پر اور پیٹھوں پر مارتے ہیں اور (یہ کہتے جاتے ہیں) عذابِ سوزاں کا مزا چکھو۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

فَكَيْفَ اِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ○

(محمد ۔ ۲۷)

اس وقت کافروں کی کیا کیفیت ہوگی جب فرشتے ان کی روح قبض کرینگے اور ان کے چہروں اور پیٹھوں پر مارتے جائیں گے۔

جب فرشتے کافروں کی جان نکالتے ہیں اور انہیں مارتے ہیں تو پاس

بیٹھنے والوں کو کچھ نظر نہیں آتا اسی طرح ارضی قبر میں عذاب ہوتا ہے لیکن نظر نہیں آتا۔

خواب میں انسان کیا کیا دیکھتا ہے، اُسے خواب میں تکلیف بھی پہنچتی ہے، وہ چیختا چلاتا بھی ہے لیکن پاس بیٹھنے والوں کو کچھ نظر نہیں آتا۔ اسی طرح عذاب قبر کا معاملہ ہے۔ اس میں تعجب کی کونسی بات ہے۔ تعجب تو ان لوگوں پر ہے جو اللہ تعالیٰ کی قدرت پر بغیر دیکھے ایمان نہیں لاتے اور طرح طرح کے لایعنی اشکالات پیش کر کے اپنے ایمان کو ضائع کر لیتے ہیں۔

اس قسط میں ہم قرآن مجید سے ثابت کریں گے کہ عذاب قبر ارضی قبر میں ہوتا ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ قیامت کے دن مردے زندہ ہو کر اسی ارضی قبر سے نکلیں گے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :۔

اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِى الْقُبُوْرِ ○ (والعادیات ۔ ۹)	کیا (انسان کو) نہیں معلوم کہ قبروں میں جو (مردے دفن) ہیں جب انہیں (زندہ کر کے) باہر نکالا جائے گا۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :۔

يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ كَاَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ ○ (اقتربت الساعۃ ۔ ۴)	لوگ قبروں سے اس طرح نکلیں گے گویا کہ وہ بکھری ہوئی ٹڈیاں ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ○ (طٰہٰ ۔ ۵۵)	اسی (زمین) سے ہم نے تم کو پیدا کیا اور اسی میں ہم تم کو پھر لوٹائیں گے اور اسی سے پھر تم کو (زندہ کر کر) دوبارہ نکالیں گے۔

الغرض قیامت کے دن مردے زندہ ہو کر زمین والی قبر سے نکلیں گے۔ اس بات پر ہمارے مخالفین بھی ہم سے متفق ہیں۔

مخالفین ہم سے پوچھتے ہیں کہ جس شخص کو شیر نے کھالیا، جس کی لاش جلادی گئی اس کی ارضی قبر ہی نہیں بنی تو پھر اس کو ارضی قبر میں عذاب کیسے ہوگا۔ یہی سوال ہم ان سے کرتے ہیں کہ جس شخص کو شیر نے کھالیا یا جس کی لاش کو جلا دیا گیا، اس کی ارضی قبر ہی نہیں بنی تو وہ قیامت کے دن ارضی قبر سے کیسے نکلے گا۔ جو جواب وہ ہمارے سوال کا دیں گے وہی جواب ان کے سوال کا ہے۔ وہ جواب دیں گے کہ اللہ تعالیٰ کو قدرت ہے کہ وہ مردے کا جسم تیار کر کے اس کو اس کی قبر میں لے آئے اور پھر اس قبر سے اس مردے کو زندہ کر کے اٹھائے، ہم بھی یہی جواب دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو قدرت ہے کہ وہ اس شخص کی لاش کو پیدا کرے جس کو شیر نے کھالیا ہو یا جس کی لاش کو جلا دیا گیا اور پھر اس کو اس کی ارضی قبر میں لے آئے جہاں اُسے عذاب ہو اور پھر اسی ارضی قبر سے وہ زندہ کر کے اٹھایا جائے۔

کیونکہ ہر شخص کا ارضی قبر سے نکلنا قرآن مجید سے ثابت ہے تو پھر ہر شخص کی ارضی قبر کا ہونا بھی ضروری ہے۔ اس منطقی نتیجہ کے علاوہ قرآن مجید سے بھی ہر شخص کی ارضی قبر کا ثبوت ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا، كُلٌّ فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ ۝ (ھود - ۶)

زمین میں کوئی جانور بھی ایسا نہیں جس کا رزق اللہ کے ذمّہ نہ ہو اللہ (اس جانور کی زندگی میں ہر وقت) اس کے رہنے کی جگہ سے واقف ہوتا ہے اور اس جگہ سے بھی واقف ہوتا ہے جہاں وہ (مرنے کے بعد) سپرد کیا جائے گا (اور) یہ تمام باتیں روشن کتاب میں (بھی) لکھی ہوئی ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

وَهُوَ الَّذِيٓ أَنْشَأَكُمْ مِّنْ

وہی ہے جس نے تم کو ایک نفس سے

نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ ، قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّفْقَهُوْنَ ○
(الانعام - ۹۹)

پیدا کیا پھر (تمہارے لئے زمین کی سطح پر) ٹھہرنے کی جگہ (بنائی) اور (تمہارے مرنے کے بعد زمین کے اندر تمہارے) سپرد کرنے کی جگہ (بنائی)، ہم نے سمجھنے والوں کے لئے (اپنی) آیات کو علیحدہ علیحدہ بیان کر دیا ہے (تاکہ سمجھنے میں کوئی پیچیدگی محسوس نہ ہو)۔

اِن آیات سے معلوم ہوا کہ ہر شخص کی زمین میں ایک قبر ہوتی ہے جہاں اُسے سپرد کیا جاتا ہے یا سپرد کیا جائے گا۔ بعض مُردوں کو خود انسان اس قبر میں دفن کر کے زمین کے سپرد کر دیتے ہیں اور بعض مُردوں کو اللہ تعالےٰ کسی خفیہ طریقہ سے جس کا علم ہم کو نہیں ان کی مقررہ قبر میں رکھ کر یا رکھوا کر زمین کے سپرد کر دیتا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :-

قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَکْفَرَهٗ ○ مِنْ اَیِّ شَیْءٍ خَلَقَهٗ ○ مِنْ نُّطْفَةٍ، خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ○ ثُمَّ السَّبِیْلَ یَسَّرَهٗ ○ ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ○
(عبس - ۱۷ تا ۲۱)

انسان برباد ہو گیا، وہ کس قدر ناشکرا ہے۔ اللہ نے اُسے کس چیز سے بنایا؟ (ایک حقیر) نطفے سے۔ اللہ نے اس کو بنایا پھر اس کا اندازہ مقرر کیا پھر (بطنِ مادر سے باہر نکلنے کا) راستہ اس پر آسان کیا پھر اُسے موت دی پھر اُسے قبر میں دفن کرایا۔

ان آیات سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالےٰ ہر انسان کو اس کی موت کے بعد دفن کراتا ہے لیکن بظاہر یہ حقیقت کے خلاف ہے۔ ہر انسان تو موت کے بعد دفن نہیں ہوتا۔ بہت سے انسان مرنے کے بعد جلا دئے جاتے ہیں، بعض ایسے بھی انسان ہیں جن کو مچھلیاں کھا جاتی ہیں، بعض ایسے بھی انسان ہیں جن کو شیر کھا جاتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم ہر انسان کو مرنے کے بعد دفن کراتے ہیں۔ سورۂ ہود اور

سورۂ انعام کی آیات مذکورہ بالا سے یہ بات واضح ہوگئی کہ ہر انسان مرنے کے بعد زمین میں دفن ہوتا ہے خواہ اُسے مرنے کے بعد جلا دیا گیا ہو یا اسے شیر نے کھا لیا ہو لیکن یہ کیسے ہوتا ہے ہمیں علم نہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی باتوں پر بغیر دیکھے ایمان لاتے ہیں۔

اگر مخالفین یہ کہیں کہ یہ تو ہمیں تسلیم ہے کہ ہر انسان کی قبر ہوتی ہے لیکن وہ زمین میں نہیں ہوتی کسی اور مقام پر ہوتی ہے تو یہ مفروضہ قرآن مجید کی مندرجہ ذیل آیتوں کے خلاف ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

فِيهَا تَحْيَوْنَ وَفِيهَا تَمُوتُونَ وَمِنْهَا تُخْرَجُونَ ۞ (الاعراف - ۲۵)

اسی میں (یعنی زمین میں) تم زندہ رہوگے، اسی میں تم مروگے اور اسی سے تم (قیامت کے دن زندہ کرکے) نکالے جاؤگے۔

آیت بالا سے ثابت ہوا کہ زمین میں موت آئے گی اور زمین ہی سے نکالا جائے گا۔ یہ دونوں چیزیں بتارہی ہیں کہ مرنے کے بعد جو کچھ ہوگا وہ زمین ہی میں ہوگا۔ مرنے اور دوبارہ زندہ ہونے کے درمیانی وقت کے سلسلہ میں کسی اور جگہ کا کوئی ذکر نہیں۔ زمین میں مرنا اور زمین سے اٹھایا جانا یہ تسلسل بتارہا ہے کہ درمیانی وقفہ کے لئے کوئی اور جگہ نہیں ہے۔ درمیانی وقفہ بھی اسی قبر میں گذرے گا۔ فرضی قبر محض فرضی چیز ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

مِنْهَا خَلَقْنَٰكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَىٰ ۞ (طٰهٰ - ۵۵)

(اے لوگو) ہم نے تم کو زمین ہی سے پیدا کیا، زمین ہی میں تم کو لوٹائیں گے اور پھر زمین ہی سے تم کو (زندہ کرکے) دوبارہ نکالیں گے۔

یہ آیت بھی تمام انسانوں کے لئے عام ہے۔ ہر انسان کو خواہ اسے دفن کیا گیا ہو یا جلایا گیا ہو زمین میں لوٹایا جاتا ہے۔ آیت بالا میں یہ نہیں ہے کہ قیامت

کے قریب لوگوں کو زمین میں لوٹایا جائے گا پھر انہیں زمین سے نکالا جائے گا، درمیانی وقت میں وہ کہیں اور رہیں گے۔ درمیانی وقت کے سلسلہ میں مفروضہ قبر کا شاخسانہ بالکل بے بنیاد ہے۔ جو چیز آیت بالا سے ظاہر ہے وہ یہی ہے کہ ہر شخص زمین میں لوٹایا جائے گا پھر اُسی سے نکالا جائے گا۔ اس آیت میں بھی زمین میں لوٹانا اور پھر زمین سے نکالنا یہ تسلسل کسی درمیانی تبدیلی سے مانع ہے۔ الغرض قرآن مجید کی رُو سے مرنے کے بعد ہر شخص اپنی ارضی قبر میں قیامت تک رہے گا اور پھر زمین سے ہی نکالا جائے گا۔ الغرض جب ہر شخص قیامت تک ارضی قبر میں رہے گا تو پھر ظاہر ہے کہ جس شخص پر بھی عذاب ہوگا وہ اسی قبر میں ہوگا۔

الغرض قرآن مجید سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ ہر انسان کی قبر زمین ہوتی ہے جس میں اُسے دفن کیا جاتا ہے اور یہ بھی ثابت ہوگیا کہ مُردے دوبارہ زندہ ہو کر اُسی ارضی قبر سے نکلیں گے تو پھر یہ سوال ہی ختم ہو گیا کہ جس شخص کی قبر زمین میں بنی ہی نہیں اُسے زمین میں عذاب قبر کیسے ہوگا۔ ہر انسان کی قبر زمین میں ہوتی ہے۔ اس قبر میں اللہ تعالیٰ ہر انسان کو مرنے کے بعد یا تو انسانوں کے ذریعہ دفن کرا دیتا ہے یا کسی اور طریقہ سے اُسے اس کی ارضی قبر میں پہنچا دیتا ہے اور پھر اس قبر میں جس کو چاہتا ہے عذاب دیتا ہے۔

ہمارے مخالفین کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر مرنے والے کا ایک نیا جسم پیدا کرتا ہے پھر اس جسم کو کسی فرضی قبر میں جس کو وہ برزخی قبر کہتے ہیں رکھوا دیتا ہے پھر اس جسم پر یا تو عذاب ہوتا ہے یا اُسے راحت و آرام پہنچایا جاتا ہے۔ ان کے اس عقیدہ کی کوئی دلیل نہ قرآن مجید میں ہے اور نہ حدیث شریف میں پھر یہ عقیدہ آیا کہاں سے؟ عقیدہ بھی فرضی، قبر بھی فرضی، اشکالات لغو اور لایعنی لیکن عقیدہ جس کو انہوں نے خود تراش لیا ہے اپنی جگہ پر قائم ہے۔ اس خود تراشیدہ عقیدہ کی بنیاد پر انہوں نے بے شمار ائمہ دین اور محدثین کو کافر کہا حالانکہ ان ائمہ دین اور محدثین کا عقیدہ ہی درحقیقت صحیح عقیدہ ہے جو قرآن مجید سے بھی ثابت ہے اور احادیثِ صحیحہ سے بھی۔

مخالفین کی طرف سے ان احادیث کے متعلق جن میں ارضی قبر میں عذاب ہونے کا ذکر ہے یہ کہا جاتا ہے کہ یہ احادیث قرآن مجید کے خلاف ہیں حالانکہ وہ قرآن مجید کی کسی آیت کے خلاف نہیں اور نہ وہ آج تک ایسی کوئی آیت پیش کر سکے جس میں برزخی قبر میں عذاب کا اثبات ہو بہر حال اب ہم نے قرآن مجید ہی سے ثابت کر دیا کہ عذاب قبر ارضی قبر ہی میں ہوتا ہے، اب دیکھنا یہ ہے کہ یہ لوگ جو قرآن مجید کا نام رٹتے رہتے ہیں قرآن مجید پر بھی ایمان لاتے ہیں یا نہیں۔ محض قرآن مجید کا نام لینے سے کام نہیں چلے گا۔ قرآن مجید کے مطابق عقیدہ اور عمل ہونا ضروری ہے۔ اللہ تعالےٰ انہیں ہدایت دے۔ وہ بہکاوے میں آ گئے ہیں شخصیت پرستی میں کھو گئے ہیں۔ ان بیچاروں کو علم نہیں کہ حقیقت کیا ہے؟

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

سلسلۂ اشاعت ۱۱۹   صفر ۱۴۱۳ھ

عذاب قبر کہاں ہوتا ہے؟

اس قسط سے پہلے دو قسطوں میں ہم یہ ثابت کر چکے ہیں کہ عذابِ قبر ارضی قبر میں ہوتا ہے۔ پہلی قسط میں احادیثِ صحیحہ سے اور دوسری قسط میں قرآن مجید کی آیاتِ بیّنات سے ہم نے ثابت کیا ہے کہ عذابِ قبر اسی جانی پہچانی قبر میں ہوتا ہے۔ برزخی قبر کا شاخسانہ خود ساختہ، بے ثبوت، بے بنیاد اور بالکل اجنبی ہے۔ نہ قرآن مجید میں برزخی قبر کا ذکر ملتا ہے اور نہ احادیثِ صحیحہ میں۔ برزخی قبر در اصل فرضی قبر ہے۔ مدّعیانِ برزخی قبر سے ہمارا مطالبہ ہے کہ وہ قرآن مجید کی ایک ہی آیت پیش کریں جس میں برزخی قبر کا ذکر ہو۔ اگر وہ قرآنِ مجید کی آیت پیش نہ کر سکیں اور ہرگز نہیں کر سکیں گے تو اس سلسلہ میں کوئی حدیث ہی پیش کریں۔ اگر وہ نہ آیت پیش کر سکیں اور نہ حدیث ہی پیش کر سکیں تو ہماری ان سے درخواست ہے کہ وہ فرضی قبر کے مسئلہ سے توبہ کریں اور قرآن مجید اور احادیثِ صحیحہ سے جو چیز ثابت ہے اس

پر ایمان لائیں۔ اگر وہ قرآن مجید اور احادیث سے ثابت شدہ چیز پر ایمان نہ لائیں تو وہ خود ہی سوچ لیں کہ ان کے ایمان کے دعوے کی کیا حیثیت ہے۔

اس قسط میں ہم چند مزید احادیثِ صحیحہ پیش کر رہے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ عذابِ قبر اسی ارضی قبر میں اسی دنیاوی جسم پر ہوتا ہے۔

① حضرت براء بن عازب رضؓ کی روایت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اِسْتَعِيْذُوْا بِاللهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا .... اِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ .... اَعِيْدُوْهُ اِلَى الْاَرْضِ .... فَتُعَادُ رُوْحُهٗ فِيْ جَسَدِهٖ فَيَاْتِيْهِ مَلَكَانِ .... مَنْ رَّبُّكَ .... وَافْتَحُوْا لَهٗ بَابًا اِلَى الْجَنَّةِ فَيَاْتِيْهِ مِنْ رَوْحِهَا وَطِيْبِهَا وَيُفْسَحُ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ مَدَّ بَصَرِهٖ.. .... وَاِنَّ الْعَبْدَ الْكَافِرَ .... فَتُعَادُ رُوْحُهٗ فِيْ جَسَدِهٖ وَيَاْتِيْهِ مَلَكَانِ .... مَنْ رَّبُّكَ .... فَافْرِشُوْا لَهٗ مِنَ النَّارِ وَافْتَحُوْا لَهٗ بَابًا اِلَى النَّارِ وَيَاْتِيْهِ مِنْ حَرِّهَا وَسَمُوْمِهَا وَيُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهٗ .... (رواہ احمد وسندہ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۷ ص۷۴)

عذاب قبر سے اللہ کی پناہ طلب کرو۔ دو یا تین مرتبہ آپ نے یہ الفاظ کہے۔ .... (آپ نے فرمایا) مؤمن بندے ... . (کی روح کے متعلق فرشتوں سے کہا جاتا ہے اس) کو زمین کی طرف لوٹاؤ .... پھر اس کی روح اس کے جسم میں لوٹائی جاتی ہے۔ دو فرشتے آتے ہیں (وہ پوچھتے ہیں)..... ..... تیرا رب کون ہے .... (پھر ایک منادی نداء کرتا ہے) اس کے لئے جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دو...... پھر جنت کی ہوا اور خوشبو اس کو پہنچتی ہے۔ اس کی قبر کو حدِ نظر تک وسیع کر دیا جاتا ہے...... اور کافر بندہ ...... (جب مر جاتا ہے)... ..... تو اس کی روح کو اس کے جسم میں

تا ص ۸۲)

لوٹایا جاتا ہے۔ دو فرشتے آتے ہیں ....

.... (وہ پوچھتے ہیں) تیرا رب کون ہے؟

.... (پھر ایک منادی ندا کرتا ہے) اس کے لئے آگ کا فرش بچھا دو۔ دوزخ کی طرف ایک دروازہ کھول دو پھر اس کو دوزخ کی تپش اور گرم ہوا پہنچتی ہے اور اس کی قبر کو اس پر تنگ کر دیا جاتا ہے۔ (مسند احمد) سند صحیح ہے۔

مدعیانِ برزخی قبر کی طرف سے اس حدیث کی سند کے دو راویوں منہال اور زاذان پر کلام کیا جاتا ہے۔ وہ دونوں راوی صحیح کے راوی ہیں۔ امام بخاری اور امام مسلم میں سے ایک نہ ایک نے ان سے اپنی صحیح میں حجت لی ہے یعنی وہ بہت ہی اعلیٰ درجہ کے راوی ہیں۔ ان پر جو کلام کیا گیا ہے وہ بالکل لایعنی، لغو اور فریب ہے۔ علامہ احمد عبدالرحمٰن البنا الساعاتی لکھتے ہیں:-

قال صاحب التنقیح رواۃ احمد محتج بھم فی الصحیح .... ورواہ ابو عوانۃ الاسفرایینی فی صحیحہ من طرق صحیحۃ والبیھقی وقال ھذا حدیث صحیح الاسناد وصححہ ایضا العلامۃ ابن القیم فی کتاب الروح وقال ھذا حدیث ثابت مشھور مستفیض صححہ جماعۃ من الحفاظ ولا نعلم احدا من ائمۃ الحدیث طعن فیہ (بلوغ الامانی جزء ۷ ص ۸۲)

صاحب التنقیح کہتے ہیں امام احمد کی اس حدیث کے تمام راوی وہ ہیں جن سے صحیح میں حجت لی گئی ہے .... اور ابوعوانہ اسفرایینی نے اپنی صحیح میں اسے کئی طرق سے روایت کیا ہے، اسی طرح بیہقی نے بھی۔ امام بیہقی کہتے ہیں یہ حدیث سنداً صحیح ہے۔ علامہ ابن قیم نے بھی اپنی کتاب الروح میں اسے صحیح کہا ہے۔ امام ابن قیم فرماتے ہیں یہ حدیث ثابت ہے مشہور ہے، مستفیض ہے۔ حفاظ (حدیث) کی جماعت نے اسے صحیح کہا ہے۔ ائمہ حدیث میں سے کسی ایک امام نے بھی اس پر طعن نہیں کیا۔

علامہ ناصر الدین الالبانی نے بھی اسے صحیح کہا ہے (التعلیقات علی المشکوٰۃ جزء اول ص۵۱۵)

حضرت براءؓ کی حدیث کی دو اور سندیں

علامہ عاصم بن عبداللہ آل معمر القریونی لکھتے ہیں :-

۱۔ اخبرنا محمد بن یعقوب بن یوسف حدثنا محمد بن اسحٰق الصغانی انبأنا ابو النضر ھاشم بن القاسم حدثنا عیسیٰ بن المسیب عن عدی بن ثابت عن البراء بن عازب قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جنازۃ رجل من الانصار فذکر الحدیث وفیہ ان الارواح تعاد الی القبر وان الملکین یجلسان المیت ویستنطقانہ (اثبات اعادۃ روح ترجمہ اردو ص۹)

امام بیہقی نے بھی اس حدیث کا ذکر کیا ہے (شعب الایمان جزء اول ص۳۵۸)

علامہ عاصم القریونی آگے لکھتے ہیں :-

۲۔ پھر ابن مندہ اسی حدیث کو دوسرے طریق سے روایت کرتے ہیں۔

محمد بن سلمہ عن خصیف عن مجاھد عن البراء بن عازب قال کنا فی جنازہ رجل ... . فذکر الحدیث (اثبات اعادۃ روح ترجمہ اردو ص۹)

ابن مندہ کی مذکورہ بالا روایتوں میں منہال اور زاذان جن پر لایعنی کلام کیا گیا ہے موجود نہیں ہیں لہذا اس حدیث کی صحت کو تسلیم نہ کرنے کے لئے جو بہانہ تراشا گیا ہے وہ کالعدم ہے۔

(۲) حضرت ابوہریرہؓ کی روایت

امام حاکم فرماتے ہیں :-

حدثنی محمد بن عبداللہ العمری ثنا محمد بن اسحاق ثنا علی بن منذر ثنا محمد بن فضیل ثنا الاعمش فذکرہ باسناد نحوہٗ وقال فی آخرہٖ (وحدثنا	مجھ سے محمد بن عبداللہ العمری نے بیان کیا، ان سے محمد بن اسحاق نے، ان سے علی بن منذر نے ان سے محمد بن فضیل نے ان سے الاعمش نے سند کے ساتھ اسی مضمون کو جو

علی بن منذر فی عقب خبرہ ثنا ابن فضیل حدثنی ابی عن ابی حازم عن ابی ھریرۃ نحوامن ھذہ الحدیث یرید حدیث البراء (حاکم جزء اول ص۳۸)

براء بن عازب کی حدیث میں ہے بیان کیا اور آخر میں یہ کہا کہ ہم سے علی بن منذر نے اس حدیث کے بعد بیان کیا کہ ہم سے ابن فضیل نے بیان کیا، ان سے ان کے والد نے ان سے ابوحازم نے، ان سے ابوہریرہ نے اسی حدیث یعنی براء بن عازب کی حدیث کے مضمون کے مثل بیان کیا۔

حضرت ابوہریرہ کی روایت کی ایک اور سند

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

اِذَا کَانَ الرَّجُلُ السُّوْءُ .... اِرْجِعِیْ ذَمِیْمَۃً .... ثُمَّ تَصِیْرُ اِلَی الْقَبْرِ (رواہ ابن ماجۃ فی باب ذکر الموت والاستعداد لہ۔ سندہ صحیح۔ ابن ماجۃ مع تعلیقات السندی جزء ۲ ص۵۶۶)

اگر وہ آدمی برا ہوتا ہے .... (تو اس کی روح سے کہا جاتا ہے) بری حالت میں لوٹ جا ...... پھر وہ قبر کی طرف لوٹ جاتی ہے۔ (ابن ماجہ) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

مذکورہ بالا احادیث سے ثابت ہوا کہ روح کو دنیاوی بدن میں لوٹایا جاتا ہے اور کیونکہ دنیاوی بدن ارضی قبر میں ہوتا ہے لہٰذا عذابِ قبر ارضی قبر میں ہوتا ہے۔

(۳) حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ مطہرہؓ کی حدیث

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

(وَاِنْ کَانَ الرَّجُلُ السُّوْءُ) اُجْلِسَ فِیْ قَبْرِہٖ .... ثُمَّ یُعَذَّبُ (رواہ احمد ورجالہ رجال الصحیحین۔ بلوغ جزء ۸ ص۱۱۲۔ سندہ صحیح۔ تنقیح الرواۃ جزء اول ص۳۵)

(اگر مرنے والا برا آدمی ہوتا ہے تو) اسے اس کی قبر میں بٹھایا جاتا ہے ... . پھر اس پر عذاب ہوتا ہے (مسند احمد) سند صحیح ہے۔

④ حضرت اسماءؓ کی حدیث

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اِذَا دَخَلَ الْاِنْسَانُ قَبْرَهٗ ..... وَاِنْ کَانَ فَاجِرًا اَوْ کَافِرًا .... تُسَلَّطُ عَلَیْهِ دَابَّةٌ فِیْ قَبْرِهٖ وَمَعَهَا سَوْطٌ ..... تَضْرِبُهٗ (رواہ احمد ورجالہ رجال الصحیح۔ بلوغ جزء ۸ صـ۱۱۵۔ سندہ صحیح)

جب انسان اپنی قبر میں داخل ہوتا ہے .... (اور اگر وہ فاجر یا کافر ہوتا ہے) .... اس پر اس کی قبر میں ایک جانور مسلط کر دیا جاتا ہے۔ اس کے پاس ایک کوڑا ہوتا ہے .... (وہ جانور) اُسے مارتا ہے۔ (مسند احمد) سند صحیح ہے۔

⑤ حضرت ابو سعید خدریؓ کی روایت

یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ هٰذِهِ الْاُمَّةَ تُبْتَلٰی فِیْ قُبُوْرِهَا فَاِذَا الْاِنْسَانُ دُفِنَ .... (وَاِنْ کَانَ کَافِرًا اَوْ مُنَافِقًا) .... یُفْتَحُ لَهٗ بَابٌ اِلَی النَّارِ ثُمَّ یُقْمِعُهٗ قَمْعَةً بِالْمِطْرَاقِ (رواہ احمد ورجالہ رجال الصحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۸ صـ۱۱۱۔ سندہ صحیح۔ تنقیح الرواۃ جزء اوّل صـ۳۱)

اے لوگو، بے شک یہ امت اپنی قبروں میں آزمائی جاتی ہے تو جب انسان دفن کیا جاتا ہے .... (اور اگر وہ کافر یا منافق ہوتا ہے) .... تو اس کے لئے دوزخ کی طرف ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے پھر وہ (یعنی فرشتہ) اس کو ہتھوڑے سے مارتا ہے۔

⑥ حضرت عثمانؓ کی روایت

حضرت عثمانؓ جب کسی قبر پر کھڑے ہوتے تو بہت روتے تھے۔ جب

ان سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

اَلْقَبْرُ اَوَّلُ مَنَازِلِ الْاٰخِرَةِ فَاِنْ يَنْجُ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهٗ اَيْسَرُ مِنْهُ وَاِنْ لَّمْ يَنْجُ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهٗ اَشَدُّ مِنْهُ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ مَا رَاَيْتُ مَنْظَرًا قَطُّ اِلَّا وَالْقَبْرُ اَفْظَعُ مِنْهُ (رواہ احمد وسندہ حسن. بلوغ جزء ۸ ص۱۰۶ والتعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ جزء اوّل ص۴۸ صححہ الحاکم. تنقیح الرواۃ جزء اوّل ص۳۳)

قبر آخرت کی منزلوں میں سب سے پہلی منزل ہے۔ اگر اس سے نجات مل گئی تو اس کے بعد (والی منزلیں) اس سے زیادہ آسان ہیں اور اگر اس سے نجات نہیں ملی تو اس کے بعد (والی منزلیں) اس سے زیادہ سخت ہیں۔ اللہ کی قسم میں نے جتنے (ہولناک) مناظر دیکھے ہیں ان میں (وحشت، تنہائی وغیرہ کی وجہ سے) سب سے زیادہ ہولناک منظر قبر کا منظر ہے۔

الغرض اس سلسلہ میں بہت سی احادیث مروی ہیں۔ ہم بخوف طوالت ان کو تحریر نہیں کر رہے۔ ایمان والے کے لئے تو ایک ہی حدیث کافی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جماعت المسلمین کی دعوت

ہمارا حاکم	صرف ایک	یعنی : اللہ تبارک وتعالیٰ	.. اللہ کے سوا کوئی نہیں
ہمارا امام	صرف ایک	یعنی : محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	.. فرقہ وارانہ امام نہیں
ہمارا دین	صرف ایک	یعنی : اللہ کا پسند کردہ دین اسلام	.. فرقہ وارانہ مذہب نہیں
ہمارا نام	صرف ایک	یعنی : اللہ کا رکھا ہوا نام مسلمین	.. فرقہ وارانہ نام نہیں
بنیادِ محبت	صرف ایک	یعنی : اللہ تعالیٰ سے تعلق	.. دنیوی تعلقات نہیں
وجہ افتخار	صرف ایک	یعنی : ایمان باللہ العظیم	.. وطن اور زبان نہیں

اگر آپ ہماری اس دعوت سے متفق ہیں تو ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں۔ تعارفی پمفلٹ مفت طلب فرمائیں۔

جماعت المسلمین



JAMAAT-UL-MUSLIMEEN [INDIA]

[Preaching pure and unadulterated Islam]

www.india.aljamaat.org

Flat #204, Saleem Masood Complex,
Nizam Colony, Toli chowki,
Hyderabad – 500 008 (A.P.)
Cell: 9246343676 / 7396620946